الحاج ابراہیم یوسف باوا

مومن کی عظمت اور مقام

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مکہ مکرمہ کو خطاب فرماتے ہوئے فرمایا :
" تو میرے نزدیک اللہ تعالےٰ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے اس زمین سے نکالا نہ جاتا تو میں اپنی خوشی سے کبھی اس زمین کو نہ چھوڑتا "
(معارف القرآن ج ، صـ ۶۶۲)

ف : معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین دنیا کی ساری زمین سے بہتر ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری زمین میں مکہ مکرمہ کی زمین محبوب تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وہاں رہنا دوبھر ہو گیا تھا لہذا آپ بحکم الٰہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما گئے۔ اس پاک سرزمین میں اللہ تعالےٰ کا گھر آباد ہے جسے کعبۃ اللہ شریف کہتے ہیں۔ بعض روایت میں ہے کہ سب سے پہلا مکان جو دنیا کی سرزمین پر نمودار ہوا وہ کعبۃ اللہ شریف ہی تھا جو پانی پر ایک بلبلے کی صورت میں تھا پھر اللہ پاک نے اسے پھیلایا۔ اس پاک گھر کے متعلق حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" کیا عمدہ خوشبو ہے تیری تو کیا (ہی) اچھا ہے، تیری کیسی تعظیم ہے اور تیری کیسی حرمت ہے ـــ "

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومن کا مقام ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :
" (لیکن) اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک (ایک) مومن کی آبرو اور جان اور مال سب تجھ سے زیادہ حرمت اور عزت والے ہیں "
(الخ ماہنامہ البلاغ ۲۳-۴-۶۶)

ف : اس حدیث شریف میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ شریف کی تعظیم اور حرمت کے ساتھ ساتھ مومن کی آبرو وجان اور مال کی قدر و منزلت بھی ظاہر فرما دی کہ مومن کا کیا مقام ہے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی

ساتھ تھے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبۃ اللہ شریف کو خطاب کرکے فرما رہے ہیں ۔

"اے اللہ کا گھر! تو کتنی حرمت والا ہے، کتنی عظمت والا ہے، کتنے تقدس والا ہے، کتنا مقدس ہے"

(حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ) تھوڑی دیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کی عظمت، جس کی حرمت، جس کا تقدس تجھ سے بھی زیادہ ہے (حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ایک دم سے میرے کان کھڑے ہوگئے، میں چونکا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کی عزت و حرمت اور جس کی عظمت بیت اللہ شریف سے بھی زیادہ ہے؟ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) وہ چیز مسلمان کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو ہے"۔ (مفہوم ایضاً ۲۶ - ۱ - ۲۱)

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

" تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے لیے ایسی حرمت والے ہیں جس طرح تمہارے اس دن (یعنی یوم عرفہ) اس مہینہ (یعنی ماہ ذی الحجہ) اور اس شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی حرمت ہے "۔

(ایضاً ۲۳ - ۴ - ۲)

مومن کا مقام مسلمانو! ہم نے کبھی دل کی گہرائی سے یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کا مقام اور قدر و منزلت کیا ہے اور آج کا مومن اپنی زندگی کہاں گذار رہا ہے؟ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جب تک دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا، قیامت برپا نہیں کی جائے گی، دنیا جوں کی توں قائم رہے گی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا مناسب ہے کہ دنیا کی بقاء وحیات اور موت کا دار و مدار بھی مومن کی بقاء وحیات اور موت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا، ساری دنیا اور اس کی ساری چیزیں حتیٰ کہ بیت اللہ شریف، سورج اور چاند ستارے سب توڑ پھوڑ ڈالے جائیں گے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام (ایک بار) ہوائی تخت پر تشریف لے جا رہے تھے، پرندے آپ پر سایہ کیے ہوتے تھے اور جن و انس وغیرہ لشکر و قطار ایک عابد پر گذر ہوا جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس وسعت ملکی اور عموم سلطنت کی تعریف کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

" مومن کے اعمال نامہ میں ایک تسبیح (حضرت) سلیمان بن داؤد (علیہم السلام) کے سارے ملک سے اچھی ہے کیونکہ یہ ملک فنا ہو جائے گا اور تسبیح باقی رہنے والی چیز ہے"۔ (فضائل ذکر ص ۱۴۷)

دنیا کی قیمت ایک روایت میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کی قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافروں اور مشرکوں کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کافروں اور مشرکوں پر

کس قدر چھائی ہوئی ہے اور افسوس صد افسوس کہ مسلمان بھی اس مردار اور بے قیمت دنیا پر مرے جا رہے ہیں اور جائز ناجائز کی پرواہ بھی نہیں کرتے بلکہ رونا تو یہ ہے کہ حاجی نمازی اور دیندار و مبلغ حضرات کی ماں بیٹیاں، بیوی اور بہن بھی پردہ اور حیا کو بالائے طاق رکھ کر نصرانی اور غیر مسلم عورتوں کی طرح کمانے بھی مصروف ہوگئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ایمان وعقیدے کی قیمت اگر مسلمانوں کی تباہی و بربادی جان و مال اور آبرو کے ساتھ وابستہ رہتی تو بھی ایک فکر کی بات تھی کیونکہ مسلمان کی یہ چیزیں کعبۃ اللہ سے زیادہ قیمتی ہے لیکن یہ جان لیں کہ یہ جان و مال اور آبرو ایک نہ ایک دن انسان سے رخصت ہونے والی چیزیں ہیں۔ دنیا ہی میں یہ چیزیں انسان سے رخصت ہوجاتی ہیں جس کا مشاہدہ تقریباً روزانہ ہورہا ہے، غیروں سے نہیں بلکہ خود مسلمانوں سے اور اسلامی حکومتوں میں مسلمانوں کی یہ قیمتی چیزیں روزانہ برباد ہورہی ہیں یا پھر موت کے وقت یہ ساری چیزیں اس سے چھوٹنے والی ہی ہیں۔ مسلمانوں کی سب سے زیادہ قیمتی چیز ان کا ایمان وعقیدہ اور اخلاق حسنہ ہیں جب یہ چیزیں رخصت ہوجائیں تو وہ انسان جانور حتی کہ خنزیر سے بدتر ہوجاتا ہے اس لیے کہ جنت و دوزخ کا فیصلہ ایمان وعقیدے کے ہونے نہ ہونے سے وابستہ ہیں اور یہ فیصلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگا۔

ایک سبق آموز واقعہ اللہ تعالے کے نزدیک ایمان والے کی قدر و منزلت کا پتہ اس واقعہ سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے سرداروں کو دین اسلام پیش کر رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالے عنہ وہاں کسی کام کی بنا پر تشریف لاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا بے وقت آنا اور التفات نہ فرمانا، اللہ تعالے کو پسند نہ آنا اور آپ کی اجتہادی لغزش پر تنبیہ فرمانے کا ذکر سورۃ عبس میں درج ہے۔ ایمان والا لنگڑا لولا اور نابینا ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالے کے نزدیک دنیا بھر کے کافر و مشرک اور غیر مسلموں سے زیادہ قیمتی اور محبوب ہے۔ آج نام کے ایمان والے، ایمان والوں اور اپنے ہی دینی بھائیوں کی کیا گت بنا رہے ہیں روزانہ کے مشاہدوں میں آتا ہے اور روزانہ اس کی خبریں چھپ رہی ہیں۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"بڑی ضرورت اس (بات اور کام) کی ہے کہ ہر شخص اپنی فکر میں لگے اور اپنے (ماتحت کے افراد) کی اصلاح کرے۔ آج کل یہ مرض عام ہوگیا ہے۔ عوام میں بھی (اور) خواص میں بھی کہ دوسروں کی تو اصلاح کی فکر ہے اور اپنی خبر نہیں، دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کی خاطر اپنی گٹھڑی اٹھوا دینا کیسی حماقت ہے۔" (ماہنامہ الخیر ۹-۳-۸)

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک ممتاز عالم نے اپنے لڑکے کو پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی کہ یہ امتحان میں کامیاب ہوجائے۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا پڑھتا ہے؟ انھوں نے

کہا کہ انگریزی !

" آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت خفا ہو کر فرمایا : آپ نے اپنے لیے جنت کا راستہ تجویز کر رکھا ہے اور اُن کے لیے جہنم (کا راستہ)" (ماہنامہ ندائے شاہی)

ف : تقریباً یہی حالت ہر حاجی نمازی، عالم و جاہل اور صالح حضرات کی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں جہنم کی آگ بھڑکا کر دوسروں کے گھروں کی چنگاری بجھانے چلے، اپنے لیے نیک اعمال کے ذریعہ جنت کا راستہ تجویز کر رکھا ہے اور اہل وعیال کے لیے جہنم کا راستہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) اسے شرعی اصطلاح میں بہروبیہ کہا جاتا ہے۔ ایسی تبلیغ سے نہ ان کو فائدہ ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو جس کا روزانہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ آج اچھے اچھے دینداروں عالموں خواص اور مبلغ حضرات کی اولاد جمعہ اور کفن دفن میں شریک نہیں ہوتی، وہ دین سے نہایت غافل و جاہل ہوتی جا رہی ہے۔

حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ بزرگوں کا قول نقل فرماتے ہیں کہ :

" بروز قیامت سب سے بڑے عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس کی اولاد دین سے غافل و جاہل ہوں" (معارف القرآن)

دیکھئے تو! عذاب اور صرف عذاب نہیں فرمایا بلکہ " سب سے بڑا عذاب" فرمایا ہے۔ صحیح ایمان والوں کے قلوب تھرا اٹھتے ہیں کہ اولاد کی غفلت و جہالت صرف انہی تک محدود اور وابستہ نہیں رہتی بلکہ قیامت تک کی نسلوں کی غفلت و جہالت کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ والعصر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس طرح کی غفلت سے خود اپنی نجات کا راستہ بند کرنا ہوتا ہے۔ (اللھم احفظنا)

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو کیسا بلند اور عظمت والا مقام دے رکھا ہے کہ اس کی جان و مال اور آبرو کی قیمت بیت اللہ شریف سے بھی زیادہ ہے پھر مومنین کے ایمان اور عقیدے کا کیا مقام اور رتبہ ہوگا؟ ہمیں یہ مقام اور یہ بلند رتبہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل میں نصیب ہوا ہے اس کی بہت ہی زیادہ قدر کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس، اللہ تعالیٰ کو اتنی پیاری اور محبوب ہے کہ آپ تو آپ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے لگی ہوئی قبر اطہر کی مٹی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبۃ اللہ اور عرش کرسی سے افضل و برتر ہے

حضرت قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

" زمین کا وہ حصہ جو جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مَس کیے ہوتے ہیں علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش کرسی سے بھی افضل ہے"

(المھند زبدۃ المناسک حضرت گنگوہیؒ از ماہنامہ الخیر ۹-۳-۱۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقام اور رتبہ کو پہچاننے کی توفیق بخشے اور اپنے فرمانبردار بندوں میں سے بنائے اور دین کی

ٹھیک سمجھ اور فہم عطا فرماتے ۔ آمین ثم آمین

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"ہر بچہ فطرت (اسلام و توحید) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"۔ (بخاری)

اور حضرات صحابہ کرام ؓ سے ارشاد فرمایا کہ :

"آج تم دیکھ رہے ہو کہ فوجیں کی فوجیں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں لیکن ایک دور ایسا آنے والا ہے کہ فوجیں کی فوجیں اسلام سے خارج ہو جائیں گی"۔ (درِ منثور مفہوم)

ف :- ایک اندازہ کے مطابق برطانیہ میں پانچ لاکھ جوڑے (یعنی ماں باپ) مسلمان بستے ہیں، اوسطاً ہر گھر میں اگر چار بچے ہوں تو بیس لاکھ مسلمانوں کی اولاد بنتی ہے۔ چونکہ یہاں لازماً پانچ سے سولہ سال تک سکول بھیجنا ہوتا ہے اور چونکہ مسلمان کے اپنے اسلامی سکول اور مدارس نہ ہونے کے برابر ہے لہذا نصرانی سکولوں میں اولاد کو بھیجا جا رہا ہے اور جب وہاں سے فارغ ہو کر نکلتے ہیں تو بس نام ہی کے مسلمان رہتے ہیں اور تہذیب و تمدن اور ذہنیت کے لحاظ سے تو سو فیصد یہودی یا نصرانی یا مجوسی بن چکے ہوتے ہیں [1]

؎ گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے تیرا کہاں سے آئے صدا لآ اِلٰہ اِلّا اللہ

دینداروں کی حالت

اگر یہ حالت عوام کی ہوتی جو دین سے دور ہیں تو بھی نہایت فکر کی بات تھی کہ یہ بے دینی کی آگ اور چنگاری بھڑک اور شعلہ نما بن کر اچھے اچھے گھرانوں کو بھی راکھ کا ڈھیر بنا دیتی ہے لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ صوم صلوٰۃ کے پابند، دیندار و حاجی اور علماء و مبلغ حضرات کی اولاد بھی اس میں کثرت سے ملوث ہے۔

یاد رکھئے! تبلیغ کی سب سے پہلی منزل اور سیڑھی اپنا گھر ہے، تبلیغ کے سب سے زیادہ حقدار خود اپنا گھرانہ ہے، اس کے بعد ہر اُمتی پر حسبِ استطاعت محنت کی جاوے۔ قارئین کی توجہ ایک واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں :

"حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی دعوت دی تو لوگوں نے طعنہ دینا شروع کر دیا کہ پہلے اپنے خاندان والوں کو دیکھیں تو اللہ پاک نے آیت شریفہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل فرما کر ثابت کر دیا کہ پہلے اپنے کنبہ والوں کو ڈرائیں"۔

---

[1] اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترم باوا صاحب نے برطانیہ کی سرزمین پر سب سے پہلا پورے وقت کا خالص دینی مدرسہ اپنے ہی گھر میں قائم کیا جہاں سے خود انکی پانچوں پانچ صاحبزادیاں جید حافظ قرآن اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہوئیں اور اسی کی دعوت وہ ۱۹۷۰ء سے دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و توفیق سے آج دو چار دارالعلوم اور تیس چالیس اسلامی سکول قائم ہو چکے ہیں (ادارہ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ)

ذیل کے اس واقعہ پر بھی توجہ فرمائیں کہ :

" حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ننگی تلوار لے کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کے لیے جب نکلے تو کسی نے ان سے کہا کہ پہلے اپنی بہن کی خبر لیجیے کہ وہ بھی مسلمان ہو چکی ہیں تو بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے بجائے سیدھے بہن کے مکان پر پہنچے "

یہی اصول ہے تبلیغ کا بھی کہ پہلے اپنے ماتحت کے افراد پر محنت کی جاوے پھر لوگوں پر محنت کرے، انشاء اللہ اس سے اثر بھی اچھا پڑے گا۔ یہ کوئی عقلمندی نہیں کہ اپنے گھرانہ کے افراد کو چھوڑ کر دوسروں پر محنت کی جائے اس سے نام ونمود کا اظہار ہوتا ہے اور لوگوں کی انگلیاں بھی کثرت سے اٹھتی ہیں جس کی ذمہ داری کی باز پرس ہوگی۔

بقیہ : ادھار پر بیچنے کی شرعی حیثیت صفحہ ۱۲ سے

میں جو اجل کا عوض تھے وہ مجھے واپس کر دو کیونکہ اجل ایک ایسی چیز ہے جس کے مقابلہ میں کوئی ثمن نہیں ہو سکتا " لان الاجل لا یقابله شیئ من الثمن " اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اجل اور مہلت ادھار کے بالمقابل کوئی مال لینا دینا جائز نہیں، اور چونکہ ہمارے زیر بحث معاملہ میں بصورت ادھار نقد کے مقابلہ میں جو زائد قیمت لگائی جاتی ہے وہ اجل اور مدت ادھار کی وجہ سے لگائی جاتی ہے لہذا ہدایہ کی اس دوسری عبارت سے الٹا اس معاملے کا ناجائز ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ المبسوط اور الھدایہ کی جن عبارات سے معاملہ زیر بحث کے جواز کے لیے استدلال کیا گیا ہے کچھ بھی غور وفکر سے کام لیا جائے تو یہ استدلال بے جان نظر آتا ہے اور ان عبارات سے کسی طرح اس معاملے کا جواز نہیں نکلتا جبکہ اس کے مقابلہ میں عدم جواز کے دلائل قرآن وحدیث سے تعلق رکھتے اور مضبوط ومستحکم دلائل ہیں جو قدرے تفصیل کے ساتھ پہلے عرض کیے گئے ہیں، میں امید رکھتا ہوں کہ جو اہل علم حضرات معاملہ زیر بحث کے جواز کے قائل ہیں وہ اس مسئلہ پر از سر نو پڑھیں اور غور وفکر کریں گے اور پوری توجہ اور احتیاط کے ساتھ اس معاملے کی شرعی حیثیت کا تعین فرمائیں گے۔

موتمر المصنفین کا سلسلہ مطبوعات (۲۲)
کتابت اور تدوین حدیث
تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی
رفیق موتمر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ
تقاریظ : جناب مولانا سمیع الحق مدیر ماہنامہ الحق
موتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور، پاکستان
قیمت : ... روپے

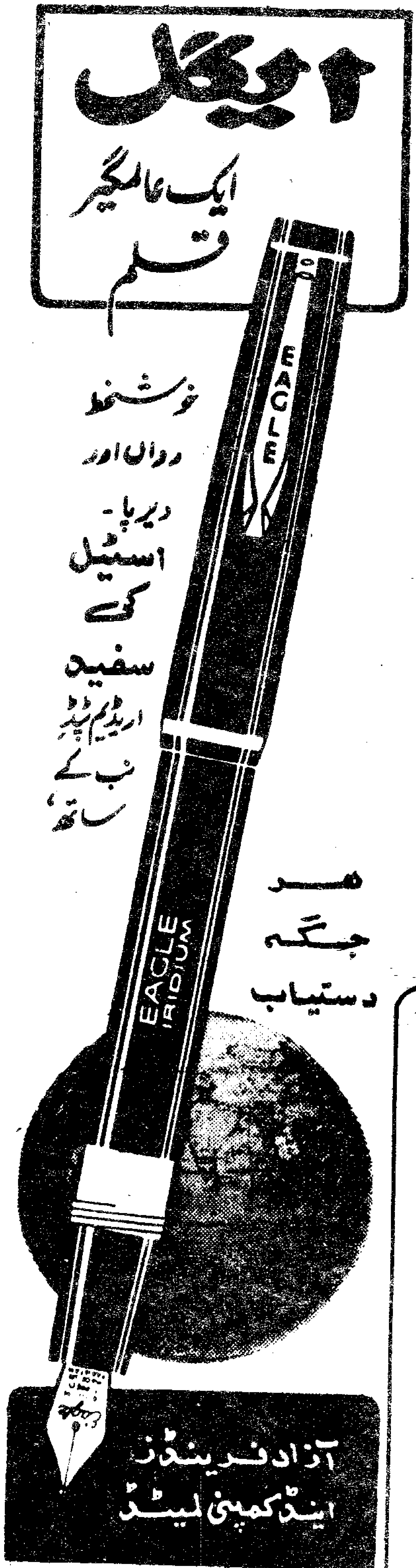

دِلکش
دِلنشیں
دِلفریب

کنول لان، صنم پاپلین
بےنظیر پاپلین

کہکشاں پرنٹس

سنگم بوسکی
مایہ ناز پاپلین

کمانڈو پاپلین
پریذیڈنٹ لان

جمال ۳۰۰۰ پاپلین
جمال ۵۰۰۰ لان

۲۔ڈائمنڈ اسٹار
صنم ملٹی پاپلین

رائل گارڈ
سوئنگ

حُسین کے پارچہ جات

حُسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا

مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں۔ حُسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔

HUSEIN
FABRICS

خوش پوشی کے پیش رو

حُسین ٹیکسٹائل ملز
حُسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

قومی خدمت ایک عبادت ہے

اور

سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے

Servis

قدم قدم حسین قدم قدم آرام

محفوظ قابلِ اعتماد مستعد بندرگاہ

بندرگاہ کراچی

جہازرانوں کی جنت

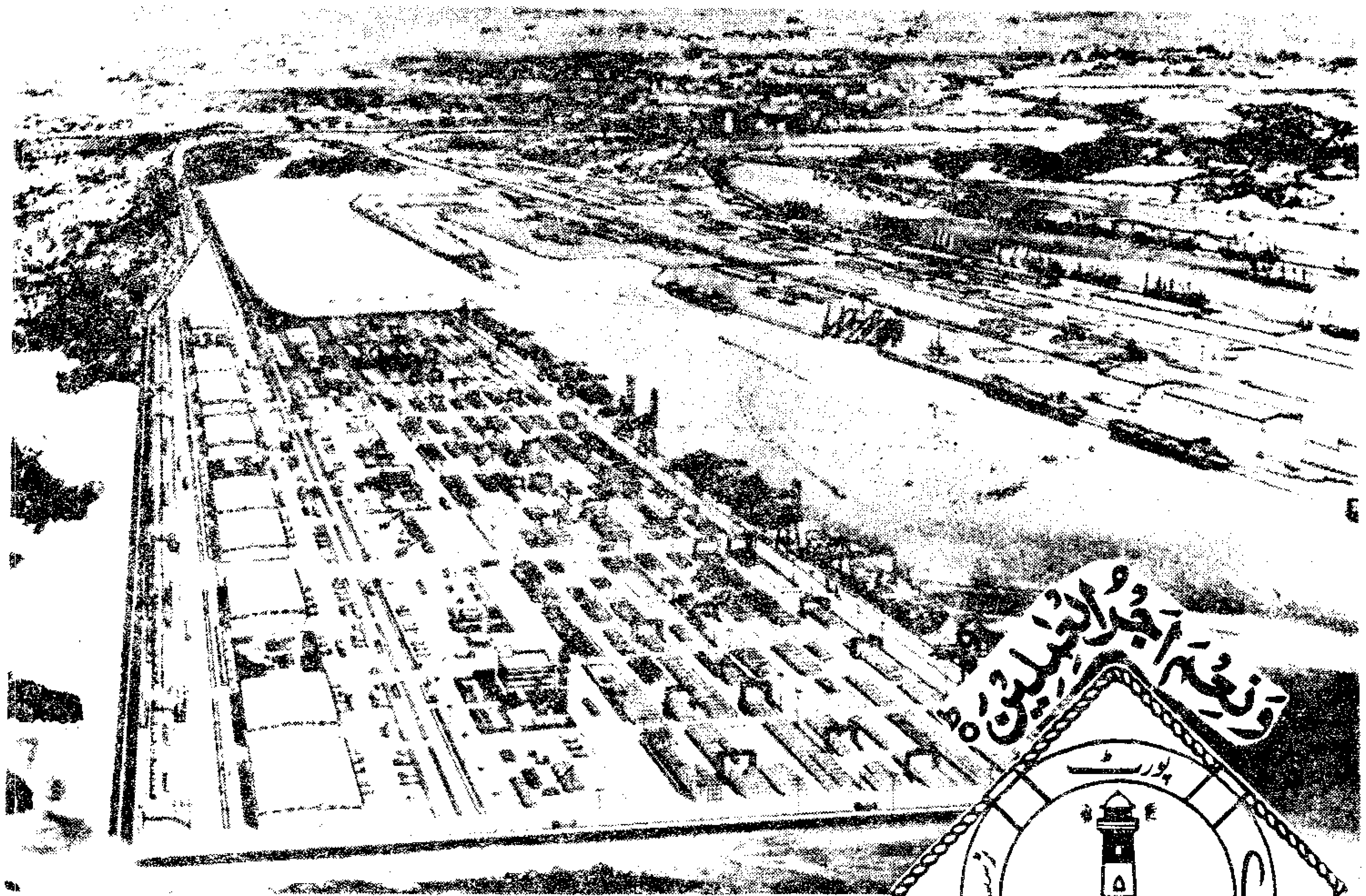

بندرگاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں

ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجنیئرنگ میں کمالِ فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ ویں صدی کی جانب رواں

بمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندرگاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

PID Islamabad